تجدیدِ بیعت کی اہمیت ومدت!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

اگر کسی شخص کے شیخ کا انتقال ہوجائے تو بیعت باقی رہتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں رہتی تو یہ کہہ کر لوگوں کو روکنا کہ بیعت باقی ہے، کیسا ہے؟ اگر بیعت باقی نہیں رہتی تو تجدیدِ بیعت ضروری ہے یا نہیں؟ اگر تجدیدِ بیعت ضروری ہے تو شیخ کے انتقال کے کتنے عرصے بعد تجدیدِ بیعت کرنی چاہیے؟

مستفتی: محمد عبداللہ کراچی

الجواب حامدًا ومصليًا

واضح رہے کہ راہِ سلوک کی تمام جد وجہد، مجاہدات وریاضات کا اصل مقصود صفتِ احسان کا حصول، باطنی رذائل کا تزکیہ اور حق جل مجدہٗ کے ساتھ ربط وتعلق میں روزافزوں اضافہ اور ترقی ہے۔ بیعت اس سلسلے کا ایک اہم ذریعہ ہے، جس کی اجمالی حقیقت یہ ہے کہ بیعت' شیخ اور مرید کے درمیان تین اجزاء پر مشتمل ایک عہد ہے:

۱:......مرید کا اپنے گزشتہ تمام گناہوں سے توبہ کرنا۔

۲:......شیخ کی اتباع کا عہد کرنا۔

۳:......شیخ کا مرید کی تربیت کا وعدہ کرنا۔

قرآن وحدیث میں جیسے ۱:-ایمان پر بیعت، ۲:-ہجرت کے لیے بیعت، ۳:-جہاد پر بیعت، اور ۴:-خلافت پر بیعت کا ثبوت ملتا ہے، وہیں ۵:-شرعی احکام کے التزام (پابندی) پر بیعت

کا ثبوت بھی موجود ہے، جو کہ صوفیاء کی اصطلاح میں ’’بیعتِ طریقت‘‘ سے معروف ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

’’یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ إِذَا جَاءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰی أَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَأْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ أَیْدِیْهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔‘‘ (الممتحنۃ:۱۲)

صحیح بخاری میں ہے:

’’عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قال: دعانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبایعناہ، فقال فیما أخذ علینا: أن بایعنا علی السمع والطاعۃ فی منشطنا ومکرھنا وعسرنا ویسرنا وأثرۃ علینا و ألاننازع الأمر أھلہٗ إلا أن تروا کفرا بواحاعندکم من اللّٰہ فیہ برھان۔‘‘

(کتاب الفتن، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: سترون بعدی اموراً تنکرونہا، ج:۲، ص:۱۰۴۵، ط: قدیمی)

اسی بنا پر سلف وخلف سے ’’بیعتِ طریقت‘‘ کا معمول معروف ومتداول چلا آرہا ہے، اس میں مرید کی حیثیت مریض کی اور شیخ کا مقام طبیب ومعالج کا ہوتا ہے، لہٰذا!

۱:...... اگر مرید کسی شیخ کے ہاں فائدہ محسوس نہ کرے یا شیخ کا انتقال ہوجائے تو کسی دوسرے متبعِ سنت شیخ کے ہاتھ پر بیعت کرے اور بہتر ہے کہ اسی سلسلے کے کسی دوسرے شیخ سے بیعت کا تعلق جوڑے۔ سابقہ بیعت اب شیخ کے انتقال کے بعد ختم ہوگئی، اب لوگوں کو یہ کہہ کر تجدیدِ بیعت سے روکنا کہ بیعت باقی ہے، درست نہیں ہے۔ ہمارے اکابر ومشایخ کا یہی عمل چلا آرہا ہے کہ ایک شیخ کے انتقال کے بعد کسی دوسرے شیخ کے ہاتھ پر بیعت کرلیا کرتے تھے، نیز بیعت کا مقصود بھی اصلاح ہے جو تجدیدِ بیعت کی صورت میں ہی حاصل ہوسکتا ہے، لہٰذا مذکورہ لوگوں کا یہ عمل درست نہیں۔

۲:...... سابقہ تفصیل سے واضح ہوا کہ بیعت کرنا اگرچہ فرض یا واجب نہیں، لیکن راہِ سلوک کی منازل بآسانی طے ہونے کا ایک اہم ذریعہ اور ضروری تدبیر کے درجہ میں ہے، نیز یہ قرآن وحدیث سے بھی ثابت ہے۔

۳:...... شیخ کے انتقال کے بعد تجدیدِ بیعت کے لیے کوئی مخصوص مدت نہیں، بلکہ فوراً بعد بھی تجدید کرسکتا ہے۔ القول الجمیل میں ہے:

’’واستفاض عن رسول اللّٰہ -صلی اللّٰہ علیہ وسلم- أن الناس کانوا یبایعونہٗ تارۃ علی الھجرۃ والجھاد، وتارۃ علی إقامۃ أرکان الإسلام، وتارۃ علی الثبات والقرار

فی معرکة الکفار، وتارة علی التمسک بالسنة والاجتناب عن البدعة والحرص علی الطاعات، کما صح أنه -صلی اللّٰہ علیه وسلم- بایع نسوة من الأنصار علی أن لاینحن۔‘‘ (القول الجمیل للشاہ ولی اللہؒ المطبوع مع شرحہ شفاء العلیل، ص:۸، ط: مطبع قیومی، کانپور)

أیضاً: ’’فاعلم أن البیعة سنة، ولیست بواجبة۔‘‘ (ایضاً، ص:۱۲)

أیضاً: ’’فاعلم أن تکرار البیعة من رسول اللّٰہ -صلی اللّٰہ علیه وسلم- مأثور، وکذٰلک عن الصوفیة، أما من الشیخین فإن کان بظهور خلل فیمن بایعهٗ فلابأس، وکذٰلک بعد موته أو غیبته المنقطعة۔‘‘ (ایضاً، ص:۱۹-۲۰)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد عبدالمجید دین پوری	محمد انعام الحق	محمد عبدالقادر	محمد یاسر عبداللہ
الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	تخصصِ فقہِ اسلامی
محمد شفیق عارف	صالح محمد کاروڑی	تقی الدین	جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی